بسم اللہ الرحمن الرحیم

کسی سے جبراً قسم لینا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کسی سے زبردستی قسم لینا کیسا ہے؟

جواب

کسی سے زبردستی قسم لینے کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں، جن کے احکام بھی اس کی تفصیل کے مطابق جدا جدا ہوں گے، یعنی کس معاملے میں، کس مقصد کے لیے اور کس نوعیت کی قسم زبردستی دلوائی گئی ہے۔ تاہم دوسرے شخص کے مجبور کرنے سے قسم کے حکم میں فرق نہیں پڑتا، بلکہ ایسی صورت میں بھی قسم کے شرعی احکام وہی ہوں گے جو قصداً قسم کھانے کی صورت میں ہوتے ہیں، لہٰذا اگر ایسی قسم کو توڑا جائے، تو شرائط پائے جانے کی صورت میں شرعاً کفارۂ قسم لازم ہوگا۔

مجبوری میں قسم اٹھانے سے متعلق تبیین الحقائق میں ہے: "(ولو مکرھا او ناسیا) یعني تجب فیھا الکفارۃ اذا حنث ولو کان حلف مکرھا او ناسیا لقولہ علیہ الصلاۃ والسلام: ثلاث جدھن جد وھزلھن جد وعد منھا الیمین" یعنی اگر کوئی شخص مجبوری کی حالت میں یا بھولے سے قسم کھائے، بہر صورت قسم توڑنے کی صورت میں وہ حانث ہوگا یعنی اُس پر قسم کا کفارہ واجب ہوگا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ سے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ انہیں سنجیدگی سے کرنا بھی سنجیدگی ہے اور ہنسی مذاق میں کرنا بھی سنجیدگی ہے، اور ان تین میں سے ایک قسم بھی ہے۔ (تبیین الحقائق، جلد3، صفحہ109، مطبوعہ ملتان)

بدائع الصنائع، فتاوٰی عالمگیری وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے، والنظم للاول: الطواعیۃ لیست بشرط عندنا فیصح من المکرہ لانھا من التصرفات التي لا تحتمل الفسخ فلا یؤثر فیہ الاکراہ کالطلاق والعتاق والنذر وکل تصرف لا یحتمل الفسخ"

ترجمہ: رضامندی سے قسم کھانا ہمارے نزدیک شرط نہیں، لہٰذا مکرہ کی قسم بھی درست ہے، کیونکہ یہ ان تصرفات میں سے ہے جو فسخ کا احتمال نہیں رکھتے، لہٰذا یمین میں اکراہ مؤثر نہیں ہوگا، جیسا کہ طلاق، عتاق، نذر اور ہر وہ تصرف جو فسخ کا احتمال نہیں رکھتا، اُس میں اکراہ مؤثر نہیں ہوتا۔ (بدائع الصنائع، جلد03، صفحہ11، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: "دوسرے نے قسم کھانے پر مجبور کیا، تو وہی حکم ہے جو قصداً اور بلا مجبور کیے قسم کھانے کا ہے، یعنی توڑے گا تو کفارہ دینا ہوگا۔" (بہارِ شریعت، جلد02، صفحہ300، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا عبدالرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر : FatwaQA-086

تاریخ اجراء : 05ربیع الآخر1447ھ/18ستمبر2026ء

